47086 ـ كفار كا چورى كرده مال واپس كرنا

سوال

ميں نے ان آخرى ايام ميں نماز كى ادائيگى شروع كردى ہے، اور ماضى ميں كيے ہوئے برے اعمال ترك كرنے كى كوشش كر رہا ہوں، اور مجھے علم ہے كہ توبہ كى شروط ميں شامل ہے كہ مسلمانوں كو ان كے حقوق واپس كرنا ضرورى ہيں، تو غير مسلموں كے حقوق كے متعلق كيا حكم ہے ؟
مجھے كہا گيا ہے كہ اس طرح كے لوگ جو اسلام قبول كرنے سے انكار كرتے ہيں، انہيں كوئى عزت و تكريم اور حرمت حاصل نہيں، تو اگر ميں نے كسى غير مسلم كى چورى كى ہو تو كيا ميرے ذمہ اس كا مال واپس كرنا واجب ہے، يہ علم ميں رہے كہ اس بنا پر مجھے غير مسلموں كى جانب سے تنگى اور مشكلات كا سامنا كرنا پڑےگا، ميں نے غير مسلموں كى جو اشياء غصب كى ہيں مجھے ان كا كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ كو نماز كى پابندى كرنے اور توبہ كى كوشش پر مباركباد ديتے ہيں، اور آپ كو خوشخبرى ديتے ہيں كہ اللہ سبحانہ وتعالى توبہ كرنے والے كى توبہ قبول كرتا اور اس كے گناہ بخش ديتا ہے.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" توبہ كرنے والا ايسے ہى ہے جس طرح كسى شخص كا كوئى گناہ نہ ہو "

اسے امام ترمذى نے روايت كيا اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے حسن قرار ديا ہے.

دوم:

اس ميں كوئى شك نہيں كہ چورى كبيرہ گناہوں ميں سے ايك كبيرہ گناہ ہے، اور اس پر اللہ تعالى نے دنيا ميں حد لگائى ہے، اور آخرت ميں شديد قسم كى سزا ركھى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور چور کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کے اعمال کا بدلہ اور جزا اور اللہ تعالی کی جانب سے عبرت ہے، اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے المآئدۃ (38).

اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی نے چور پر لعنت فرمائی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6783) صحیح مسلم حدیث نمبر (1687).

اور پھر چوری کرنا حرام ہے، چاہے کسی مسلمان کی چوری کی جائے یا پھر کافر کی، ان کا مال و جان معصوم و محفوظ ہے، لیکن جو کافر محارب ہو یعنی مسلمانوں کے خلاف لڑائی کرے اس کا مال لینا جائز ہے، کیونکہ یہ لڑائی کی حالت میں غنیمت شمار ہوگا نا کہ چوری شمار ہوگی.

سوم:

رہا یہ مسئلہ کہ کفار کا مال دھوکہ اور فراڈ سے حاصل کرنا تو یہ حرام ہے، کیونکہ اسلام میں دھوکہ حرام ہے، چاہے وہ مسلمان کے ساتھ ہو یا کافر کے ساتھ.

امام بخاری رحمہ اللہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی سے روایت کیا ہے کہ وہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ رہے اور انہیں قتل کر کے ان کا مال لے لیا، پھر آ کر اسلام قبول کر لیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

رہا اسلام تو یہ میں قبول کرتا ہوں، لیکن مال سے میرا کوئی تعلق نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2583)ز

اور ابو داود کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رہا اسلام تو وہ ہم نے قبول کیا، اور رہا مال تو یہ دھوکہ اور غدر کا مال ہے، اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2765) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " اور رہا مال تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں "

یعنی میں اسے طلب نہیں کرتا کیونکہ وہ دھوکہ سے حاصل کیا گیا ہے، اور اس سے یہ مسئلہ اخذ ہوتا ہے کہ: امن کی حالت میں دھوکہ سے کفار کا مال حاصل کرنا جائز حلال نہیں؛ کیونکہ رفیق سفر امانت کے ساتھ ہوتے ہیں، اور امانت والے کو اس کی امانت واپس کرنا ہوتی ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، اور یہ کہ کفار کا مال تو لڑائی اور غلبہ حاصل ہونے سے حلال ہوتا ہے، لگتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس مال اس لیے رہنے دیا کہ ہو سکتا ہے اس کی قوم اسلام قبول کر لے اور وہ انہیں ان کا مال واپس کردے "

دیکھیں: فتح الباری (5 / 341).

غدر اور دھوکہ کی مثال میں یہ بھی شامل ہے کہ کافر شخص مسلمان ملك میں امان کے ساتھ داخل ہوا ہو، یا پھر مسلمان شخص کفار کے ملك میں امان (یعنی ویزہ حاصل کر کے) کے ساتھ گیا ہو، تو اس ویزے کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ اسے اس کی جان و مال کی امان دے رہے ہیں، اور اس حالت میں وہ بھی اس سے اپنی جانوں اور مال میں امان میں ہونگے، تو اس طرح اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کی جانوں پر زیادتی کرے یا مال کو غصب یا چوری کرے.

کفار کے ملك میں داخل ہو اور وہاں سے کچھ مال حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والے شخص کے بارہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب کوئی مسلمان شخص دار حرب میں امان کے ساتھ داخل ہوا .... اور ان کے مال میں سے کچھ بھی حاصل کرنے پر قادر ہو گیا تو اس کے وہ مال لینا حلال نہیں، چاہے وہ مال قلیل ہو یا کثیر؛ کیونکہ جب اسے ان کی طرف سے امان حاصل ہے، تو پھر انہیں بھی اس کی جانب سے اسی طرح امان حاصل ہوگی... ، اور اس لیے کہ مال کئی ایك وجوہات کی بنا پر ممنوع ہے:

پہلی وجہ: مالك کے مسلمان ہونے کی بنا پر.

دوسری وجہ: جس شخص کا معاہدہ اور ذمہ ہو اس کا مال.

تیسری: اگر کسی شخص کو محدود مدت تك امان حاصل ہے تو اس مدت کے دوران اس کا مال لینا ممنوع ہے. "

دیکھیں: الام (4 / 284).

اور سرخسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کفار سے امان حاصل کرنے والے مسلمان شخص کے لیے اپنے دین میں رہتے ہوئے انہیں غدر اور دھوکہ دینا مکروہ ہے، کیونکہ غدر حرام ہے... اور اگر اس نے ان سے غدر کیا اور مال لے کر دار اسلام میں آگیا تو اس کا علم ہوجانے کی صورت میں مسلمان شخص کے لیے اس مال کو خریدنا مکروہ ہے، کیونکہ اس نے اسے خبیث کمائی کے ذریعہ حاصل کیا ہے، اور اس مال کو خریدنے میں اس طرح کے سبب پر اسے ابھارنا اور برانگیختہ کرنا ہے اور یہ مسلمان کے لیےمکروہ ہے، اس کی دلیل مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے.... پھر انہوں نے سابقہ حدیث بیان کي ہے "

دیکھیں: المبسوط (10 / 96).

اور جب مسلمان شخص کو اللہ تعالی نے لوگوں کا ناحق مال لینے سے توبہ کرنے کی توفیق دی تو اس توبہ کی شروط میں لوگوں کے حقوق انہیں واپس کرنا بھی شامل ہے، چاہیے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر اسے حقداروں کو ان کے حقوق واپس کرنے میں اپنی تذلیل یا جرائمی تنگی کی مشکلات کا سامنا ہو تو اس کے جائز ہے کہ وہ کوئی ایسا مناسب طریقہ تلاش کرے جو اس کی عزت کو محفوظ رکھے اور حقداروں کو بغیر کسی مشکل کے ان کا حق بھی واپس کر دیا جائے.

مثلا ڈاک کے ذریعہ اسے مال واپس کردے، یا پھر کسی شخص کو وکیل بنا کر بغیر نام اور چوری کا بتائے مال واپس کردے، کیونکہ حقداروں کو ان کا حق واپس کرنے کی یہ شرط نہیں کہ وہ اپنا نام اور ذات بھی ظاہر کرے؛ صرف مقصد یہ ہے کہ حقدار کو اس کا حق واپس مل جائے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ..... تو جب آپ نے کسی شخص یا کسی ادارہ کی چوری کی ہو تو آپ کے لیے اس سے رابطہ کرنا ضروری ہے جس کی چوری کی ہے، اور اسے یہ بتائیں کہ میرے پاس آپ کا اتنا مال اور فلاں چیز ہے، پھر تم آپس میں جس پر راضی ہو جاؤ تو وہی کرو.

لیکن بعض اوقات انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لیے ایسا کرنے میں مشقت اور دقت ہے، مثلا اس کے لیے اس شخص کے پاس جا کر یہ کہنا مشکل ہے کہ میں نے تیری فلاں چیز اور اتنا مال چوری کیا تھا، تو اس حالت میں ممکن ہے کہ آپ اس تك وہ رقم اور چیز کسی اور طریقہ سے پہنچا دیں، مثلا آپ اس کے کسی دوست کو دیں اور اسے بتائیں کہ یہ فلاں شخص کی ہے اور پورا قصہ بیان کریں، اور اسے کہیں کہ میں نے اب توبہ کر لی ہے، اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ چیز اس تك پہنچا دیں گے "

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 162).

آپ سے گزارش ہے کہ آپ اہمیت کے حامل درج ذیل سوالوں کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (7545) اور (14367) اور (31234) کے جوابات اسی ویب سائٹ پر موجود ہیں.

واللہ اعلم .